سوال

(502)امت کی طرف سے قربانی کا ذکر

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جس حدیث پاک میں حضورﷺ کی ایک قربانی امت کی طرف سے کرنے کا ذکر ہے اس میں یہ صاف ذکر ہے کہ یہ قربانی میری امت کے ان افراد کی طرف سے ہے جو قربانی کی استطاعت نہیں رکھتے۔ اس سے صاف ظاہر ہے اس میں صرف ایسے افراد ہی شامل ہوتے ہیں جو اُس وقت زندہ تھے اور قربانی کی استطاعت نہیں رکھتے تھے۔ رہی دوسری حدیث جس میں حضورﷺ کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ کی طرف سے قربانی کرنے کےلیے وصیت کا ذکر ہے تو اس کی رو سے وصیت شرط ہے۔ تو پھر کیا وصیت کی عدم موجودگی میں بھی میت کی طرف سے قربانی کی جا سکتی ہے؟ (سائل) (۱۱۔اپریل ۲۰۰۸ء)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

نبیﷺ نے جو قربانی کی تھی وہ امت کے تمام افراد کی طرف سے تھی۔ عدم استطاعت کی قید حدیث میں موجود نہیں۔ حدیث کے الفاظ 'وَعَمَّن لَم يُضَحِّ مِن اُمَّتِي' سب کو شامل ہیں چاہے کسی کو استطاعت ہو یا نہ ہو، اور چاہے وہ موجود ہو یا فوت شدہ۔ جس طرح کہ 'وَعَن مُحَمَّدٍ وَاُمَّتِهِ' سب افراد امت کو شامل ہے۔ انہی الفاظ سے شارحین حدیث کا استدلال ہے کہ قربانی واجب نہیں۔ کیوں کہ 'وَعَمَّن لَم يُضَحِّ' بلا استثناء سب کو شامل ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ فوت شدہ کی طرف سے مطلقاً قربانی ہو سکتی ہے وصیت کی ہو یا نہ کی ہو۔ ''غنية الالمعی' ' میں ہے جس کا ماحصل یہ ہے:

'اِنَّ قَولَ مَن رَخَّصَ فِي التَّضحِيَّةِ عَنِ المَيِّتِ مُطَابِقٌ لِلاَدِلَّةِ وَلَا دَلِيلَ لِمَن مَنَعَهَا وَقَد ثَبَتَ اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُضَحِّي بِكَبشَينِ اَحَدُهُمَا عَن نَفسِهِ وَاَهلِ بَيتِهِ وَالآخَرِ عَن اُمَّتِهِ مَن شَهِدَ لَهُ بِالتَّوحِيدِ وَشَهِدَ لَهُ بِالبَلَاغِ وَمَعلُومٌ اَنَّ كَثِيرًا مِن اُمَّتِهِ قَد كَانُوا مَاتُوا فِي عَهدِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ فِي اُضحِيَتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ الاَحيَاءُ وَالاَموَاتُ كُلُّهُم وَالكَبشُ الوَاحِدُ الَّذِي يُضَحِّي بِهِ عَن اُمَّتِهِ كَمَا كَانَ لِلاَحيَاءِ كَذَالِكَ كَانَ لِلاَموَاتِ مِن اُمَّتِهِ بِلَا تَفرِقَةٍ وَلَم يَثبُت اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَصَدَّقُ بِذَلِكَ الكَبشِ كُلِّهِ وَلَا يَاكُلُ مِنهُ شَيئًا اَو كَانَ يَتَصَدَّقُ بِجُزئٍ مُعَيَّنٍ بِقَدرِ حِصَّةِ الاَموَاتِ بَل قَالَ اَبُو رَافِعٍ: 'اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يُطعِمُهَا جَمِيعًا المَسَاكِينَ وَيَاكُلُ هُوَ وَاَهلُهُ مِنهُمَا' رَوَاهُ اَحمَدُ وَكَانَ دَابُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ يَاكُلُ مِنَ الاُضحِيَةِ هُوَ وَاَهلُهُ وَيُطعِمُ مِنهَا المَسَاكِينَ وَاَمَرَ بِذَلِكَ اُمَّتَهُ وَلَم يُحفَظ عَنهُ خِلَافُهُ فَاِذَا ضَحَّى الرَّجُلُ عَن نَفسِهِ وَعَن بَعضِ اَموَاتِهِ اَو عَن نَفسِهِ وَعَن اَهلِهِ وَعَن بَعضِ اَموَاتِهِ فَيَجُوزُ اَن يَاكُلَ هُوَ وَاَهلُهُ مِن تِلكَ الاُضحِيَةِ وَلَيسَ عَلَيهِ اَن يَتَصَدَّقَ بِهَا كُلِّهَا نَعَم اِن تَخُصَّ الاُضحِيَةَ لِلاَموَاتِ مِن دُونِ شِركَةِ الاَحيَاءِ فِيهَا فَهِيَ حَقٌّ لِلمَسَاكِينِ كَمَا قَالَ عَبدُ اللّٰهِ بنُ المُبَارَكِ۔ انتهى (المرعاة: ۲/۳۵۸، ۳۵۹)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی]

جلد:3،کتاب الصوم:صفحہ:379

محدث فتویٰ